نام کتاب : احکام القرآن

مؤلف : مولانا محمد جلال الدین قادری

مجلدات : ۱-۶

ناشر : ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

سال اشاعت : اپریل ۲۰۰۶ء، اکتوبر ۲۰۰۷ء

صفحات : فی جلد اوسطاً ۵۷۸

قیمت : فی جلد اوسطاً ۳۸۲ روپے (کل قیمت:۱۵۰۰ روپے)

تبصرہ نگار : افتخار الحسن میاں*

قرآن حکیم شریعتِ اسلامیہ کا مصدر اوّل ہے اور اس کے اوّلین مفسر حامل قرآن حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اسلامی عقائد اور نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ ایسی عبادات، کفارات، مسلمانوں کے انفرادی، خانگی اور اجتماعی معاملات کے علاوہ اُن کے باہمی اور غیرمسلموں سے تعلقات، اسلامی عقوبات اور حلال و حرام سے متعلقہ جملہ احکامِ الٰہی اسی کتاب ہدایت میں ارشاد ہوئے ہیں۔ اِن تمام احکام خداوندی کی تفصیل وتفسیر معلم کتاب و حکمت ﷺ نے بیان فرمائی اور اپنے اسوۂ حسنہ سے اُن کی عملی تعبیر امت پر واضح فرما دی۔ جب بھی کوئی آیت اور حکم نازل ہوتا، حضور نبی مکرم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اس کی تعلیم دیتے اور وضاحت طلب امور کی تفسیر بیان فرما دیتے۔ صحابہ کرام کو قرآن حکیم کے معانی و مطالب سمجھنے میں دشواری پیش آتی تو وہ حضور نبی کریمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتے تو آپ اس کی تفسیر بیان فرما دیتے کیونکہ یہ آپ کے مقاصد بعثت اور فرائض نبوت کا تقاضا تھا۔ نبی آخر الزمان ﷺ نے اس کتاب ہدایت کے احکام کے ابلاغ کا حق ادا فرما دیا تھا جس کا برملا اقرار صحابہ کرام نے حجۃ الوداع کے موقع پر یک زبان ہو کر کیا۔

عہد نبویؐ میں حضور رسالت مآب ﷺ کی موجودگی کے باعث صحابہ کرامؓ کو خود سے قرآن حکیم کی تفسیر کرنے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ تاہم معلّم کتاب و حکمت ﷺ کے فیض صحبت سے ان میں آپ کی ارشاد فرمودہ تفسیر سے آگہی کا عدیم النظیر جذب و اشتیاق فروغ پایا۔ جو صحابہ کرام بعض

☆ ریسرچ ایسوسی ایٹ، ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

اوقات اپنے معمولاتِ زندگی میں مصروفیت کے باعث حضور کی مبارک مجلس میں حاضر نہ ہو پاتے، وہ موقع ملتے ہی قرآن حکیم اور اس کی تفسیر اپنے حاضر مجلس اصحاب سے معلوم کرتے جبکہ حلقۂ اسلام میں نئے داخل ہونے والے اصحاب کی تعلیم کا خاص اہتمام کیا جاتا تھا۔ یوں صحابہ کرامؓ میں تفسیر قرآن کا ذوق و شوق چلا پاتا رہا، حتیٰ کہ بہت سے صحابہ عہد نبویؐ ہی میں تفسیر قرآن کے لیے مشہور ہوگئے۔ مفسرین صحابہ میں سے یہ دس حضرات بلند ترین مرتبہ رکھتے ہیں: چاروں خلفاء راشدین، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود، ابی بن کعب، زید بن ثابت، ابوموسیٰ اشعری اور عبداللہ بن زبیر رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ اسلام کے ذخیرۂ تفسیر میں سب سے زیادہ تفسیری روایات انہی دس مفسرین صحابہ سے منسوب ہیں۔

مفسرین صحابہ کے دوسرے طبقہ میں ابوہریرہ، انس بن مالک، عبداللہ بن عمر، جابر بن عبداللہ اور امّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین شامل ہیں۔ ان جلیل القدر مفسرین صحابہ کی وساطت سے تفسیر قرآن کی میراث نبوی نسلاً بعد نسلٍ علماءِ تفسیر تک محفوظ طریقہ سے پہنچی ہے۔

اسلامی علوم کی تاریخ میں تفسیر نگاری کی ابتداء انہی مفسرین صحابہ کی تفسیری روایات کی جمع آوری سے ہوئی جسے بعد میں تفسیر بالمأثور کی اصطلاح سے تعبیر کیا گیا۔ آنے والے ادوار میں علماءِ اسلام نے اپنے اپنے عہد میں پیش آنے والے علمی، اعتقادی، فقہی اور دیگر مسائل کے قرآنی حل پیش کرنے کے لیے تفسیر نگاری کی جس سے تفسیر بالرائے کا رجحان عام ہوا۔ امت مسلمہ کی انفرادی و اجتماعی زندگی کو قرآنی احکام کے تابع رکھنے کے لیے مفاخر اسلام علماءِ کرام نے اپنی کتب تفسیر میں آیاتِ احکام سے فقہی مسائل کے استنباط پر خصوصی توجہ دے کر اسے باقاعدہ صنفِ تفسیر بنا دیا۔ اس رجحان کی نمائندہ اکثر تفاسیر 'احکام القرآن' کے نام سے مرتب کی گئیں۔ بعض اہل تحقیق کے مطابق اس باب میں امام محمد بن ادریس شافعی (۱۵۰-۲۰۴ھ) سے منسوب تفسیر "احکام القرآن" کو اوّلیت حاصل ہے۔ اس سلسلے کی چند اہم تفاسیر یہ ہیں:

امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری (۲۲۴-۳۱۰ھ) کی تفسیر "جامع البیان عن تاویل آي القرآن"، امام ابوبکر احمد بن علی جصاص (۳۰۵-۳۷۰ھ) کی تفسیر "احکام القرآن"، علامہ ابوبکر محمد عبداللہ، ابن عربی (م ۵۴۳ھ) کی تفسیر "احکام القرآن"، امام ابو عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی (م ۶۷۱ھ) کی تفسیر "الجامع لأحکام القرآن"، امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر سیوطی (۸۴۹-۹۱۱ھ) کی تفسیر "الدر المنثور فی تفسیر المأثور" اور ملا احمد بن ابی سعید امیٹھوی جونپوری، ملا جیون (۱۰۴۷-۱۱۳۰ھ) کی

"التفسيرات الأحمدية فى بيان الآيات الشرعية مع تفريعات المسائل الفقهية"۔ ملا جیون کی یہ تصنیف برصغیر پاک و ہند میں صرف احکام کی پانچ سو آیات پر مشتمل عربی زبان میں لکھی گئی پہلی تفسیر ہے۔ جبکہ مولانا محمد جلال الدین قادری (۱۹۳۵-۲۰۰۸ء) کی زیرِنظر تصنیف "احکام القرآن" بھی صرف آیاتِ احکام کی تفسیر ہے۔ ہماری معلومات کی حد تک یہ اپنے موضوع پر اُردو زبان میں پہلی تفسیر ہے۔ افسوس کہ فاضل مفسر ابھی سورہ النور کی آیت نمبر ۳۰ سمیت ۴۱۳ آیات احکام کی تفسیر کر پائے تھے کہ طویل علالت نے تکمیل کی مہلت نہ دی اور وہ ۱۲ جنوری ۲۰۰۸ء کو فردوس آشیاں ہوگئے۔

اس تفسیر میں اگرچہ دیگر مذاہبِ فقہ کی نمائندہ تفاسیر سے بھی بھرپور استفادہ کیا گیا ہے، اس کے باوجود اس پر حنفی فقہ کا رنگ غالب ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں بسنے والے اہل اسلام کی غالب اکثریت اسی فقہ پر عمل پیرا ہے، اس لیے اُن کے فقہی رجحان کو نمایاں اہمیت دینا قرین انصاف معلوم ہوتا ہے تاکہ وہ فکری یکسوئی اور اطمینان قلب کے ساتھ اپنی زندگیوں کو قرآنی احکام کے مطابق ڈھال سکیں۔ فاضل مفسر اس تفسیر کی ضرورت اور وجہ تصنیف پر روشنی ڈالتے ہوئے رقمطراز ہیں:

> "ہمارے سامنے احکام القرآن کی جتنی تصانیف علمائے کرام کی موجود ہیں، وہ عربی میں ہیں، اُن کا انداز محققانہ ہے، تمام مباحث علمیہ کو "مَالَهٗ وَمَا عَلَيْهِ" کے ساتھ بیان کیا گیا۔ مختلف ائمہ کرام کے اقوال درج ہوئے ہیں۔ ہر قول کے دلائل اور کسی ایک قول کی ترجیح کی وجوہ بیان ہوئے۔ علمی ذوق، استعداد اور جذبہ تحقیق والوں کے لیے اس میں عدیم النظیر ابحاث ہیں مگر ابحاث کو سمجھنے کی استعداد نہ رکھنے والوں کے لیے ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے جس میں قرآن مجید کے احکام سادہ اور عام فہم زبان میں بیان کیے جائیں تاکہ عمل کرنے میں تردد نہ رہے۔ راقم الحروف کی نظر سے کوئی ایسی کتاب نہ گزری جو موجودہ ضرورت کو پورا کرتی ہو"۔ (جلد۱، صفحہ ۱۷)

اس سے پہلے اُردو زبان میں لکھی گئی متعدد تفاسیر پورے قرآن حکیم کو شامل ہیں جس میں آیاتِ احکام بھی آتی ہیں۔ اُن کی زبان زیادہ شستہ اور عام فہم ہے۔ اسی لیے انہیں برصغیر پاک و ہند کے کروڑوں اہل ایمان کے یہاں قبولِ عام حاصل ہوا ہے۔ غالبًا فاضل مفسر آیاتِ احکام کے اختصاص اور اختصار کو نمایاں کرنا چاہتے ہیں جو اس تفسیر کا امتیاز بیان کیا گیا ہے۔ اس تفسیر کا یہ اختصاص و امتیاز بجا لیکن اُردو زبان کی اہم علمی تفاسیر سے فاضل مفسر کا اغماض برتنا بہرحال محل نظر ہے۔ انہوں نے آیاتِ احکام کی خود تفسیر کرنے کے بجائے محتاط انداز اختیار کرتے ہوئے اہم عربی تفاسیر کے مشمولات کا خلاصہ تحریر کرنے پر اکتفاء کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

''احکام القرآن جمع کرنے میں صرف اتنا حصہ فقیر کا ہے کہ ائمہ اعلام، علمائے کرام نے جو احکام مستنبط فرمائے اور اپنی مبارک کتابوں میں درج فرمایا یا دیگر مصنفین نے اُن کو نقل فرمایا اُن کو جمع کر کے ترتیب دے دی ہے، نقل کی ذمہ داری فقیر غفرلہ نے پوری کرنے کی کوشش کی ہے''۔ (ایضاً، صفحہ ۱۸)

زیر نظر تفسیر میں ہر آیت کے بعد اس کا ترجمہ دیا گیا ہے جو اگرچہ تحت اللفظ ہے، مگر اسے الگ سے پیراگراف کی صورت میں اس انداز سے درج کیا گیا ہے کہ اس پر بامحاورہ ہونے کا گمان ہوتا ہے۔ تفسیر کے مقدمہ اور اس کی ہر جلد کے آخر میں (فہرستِ) مآخذ و مراجع (جسے ہر بار ماخذ و مراجع لکھا گیا ہے) سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ ترجمہ کہیں سے ماخوذ ہے۔ ترجمہ کے بعد فاضل مفسر احکام القرآن کے عنوان سے عربی تفاسیر کے عام اسلوب کے مطابق ہر آیت کے کلیدی یا مشکل کلمات کی لغوی تحقیق 'حل لُغات' کے زیر عنوان متعدد عربی کتب سے ترجمہ کی صورت میں پیش کرتے ہیں۔ یہ عموماً ان مآخذ کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اس لیے یہ جاننا قدرے دشوار ہوتا ہے کہ کون سا جملہ کس ماخذ سے لیا گیا ہے۔ ان لغوی تحقیقات کے لیے فاضل مفسر جن مآخذ کی نشاندہی کرتے ہیں، اُن میں کتب تفسیر، امام راغب اصفہانی کی ''المفردات فی غریب القرآن'' اور علامہ مرتضیٰ زبیدی کی ''تاج العروس'' کے پہلو بہ پہلو لوئیس کی ''المنجد'' کا حوالہ بھی التزام کے ساتھ دیا گیا ہے جبکہ اہل علم متعدد وجوہ سے اس کتاب کو لائق حوالہ نہیں سمجھتے۔

مولانا محمد جلال الدین قادری اپنی اس منفرد تفسیر میں اکثر مواقع پر زیر بحث آیت کا شانِ نزول بیان کرتے ہیں جس کی مزید وضاحت وہ احادیث نبویہ اور علماءِ تفسیر کے اقوال سے کرتے ہیں۔ اس سے قاری کو آیت میں دیے گئے حکم خداوندی کا پس منظر سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حکم کی نوعیت کیا ہے، یعنی وہ فرض سے مباح اور حرام سے مکروہ تک کے درجات میں سے کس درجہ کا حکم ہے۔ شانِ نزول کا مطالعہ کرتے ہوئے قاری خود کو نزول قرآن کے اس مبارک عہد میں بھی محسوس کرتا ہے جب یہ آیات سنتے ہی صحابہ کرامؓ حکم کی درجہ بندی کی بحث میں پڑے بغیر محض حکم الٰہی جان کر ان پر عمل کرنے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کے اسی ذوق عمل سے تاریخ انسانیت کا سب سے پاکیزہ اور اللہ و رسول ﷺ کا مطیع معاشرہ وجود میں آیا تھا۔ اس سے یقیناً قاری کے دل و دماغ میں تحریک عمل پیدا ہوتی ہے۔

فاضل مفسر ہر آیت سے استنباط کیے گئے شرعی مسائل خاص ترتیب سے نقل کرتے ہیں اور ان کی تائید میں مزید قرآنی آیات، احادیث نبویہ اور جلیل القدر فقہاء و علماء کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ جلد

اوّل میں صرف سورہ البقرہ کی ۵۶ آیات احکام کی تفسیر ۷۹۲ صفحات پر پھیلی ہوئی ہے جبکہ اس جلد میں مذکور شرعی مسائل کی تعداد ۱۱۸۴ ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ تفسیر عام قارئین کو اُردو زبان میں موجود فقہ کی کئی کتابوں سے بے نیاز کر سکتی ہے۔ اس سے انہیں یہ بات بھی سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ فقہ اسلامی-قرآن و سنت سے الگ تھلگ کوئی صنفِ علم نہیں بلکہ انہی مصادر سے ماخوذ تفصیلی احکام کا نام ہے۔

جلد دوم میں سورہ آل عمران اور سورہ النساء سے ۸۲ آیات احکام کی تفسیر ۵۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں مستنبط شرعی احکام کی تعداد ۷۷۴ بتائی گئی ہے۔ جلد سوم میں سورہ المآئدہ، الانعام، الاعراف اور سورہ الانفال سے کل ۸۷ آیات سے استنباط کیے گئے احکام کا شمار ۱۰۶۵ بتایا گیا ہے۔ جلد چہارم میں سورہ التوبہ، سورہ یونس اور سورہ ھود کی ۵۲ آیات کی تفسیر دی گئی ہے۔ ان سے استخراج کیے گئے شرعی احکام کی تعداد ۵۷۱ ہے۔ جلد پنجم سورہ یوسف کی آیت نمبر۵ سے سورہ الکھف کی آیت نمبر ۶۲ تک کی ۶۸ آیات احکام سے بحث کرتی ہیں۔ اس میں جمع کیے گئے فقہی مسائل کی تعداد ۵۸۲ ہے۔ چھ جلدوں پر مشتمل اس تفسیر کی آخری جلد میں سورہ مریم کی آیت نمبر۳ سے سورہ النور کی آیت نمبر ۳۰ تک ۵۶ آیاتِ احکام سے مستنبط کیے گئے شرعی احکام کی تعداد ۴۴۹ ہے۔ اعداد و شمار پر مشتمل یہ تعارف اس لیے پیش کیا ہے کہ فاضل مفسر نے زیرنظر تصنیف میں سب سے زیادہ اہمیت اس شماریات کو دی ہے۔ انہوں نے پہلی چار جلدوں کے اہم مشمولات کو چوتھی جلد میں اعداد و شمار کے ذریعے نمایاں کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ان میں ہر سورت سے کتنی آیاتِ احکام زیربحث لائی گئی ہیں۔ اُن آیات کی تعداد بھی بتائی ہے جن سے مزید استشہاد کیا گیا ہے۔ اسی طرح اُن احادیث مبارکہ کی تعداد سے بھی قاری کو آگاہ کرتے ہیں جن سے ان آیات کی مزید وضاحت کی گئی ہے۔ آخر میں ہر جلد کے حوالہ جات کی تعداد دیکھ کر قاری متأثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ تفصیلات پانچویں اور چھٹی جلد کے شروع میں بھی ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

مولانا محمد جلال الدین قادری نے اِن چھ جلدوں میں زیربحث لائی گئی ۴۱۳ آیاتِ احکام کے بارے میں بتایا ہے کہ اِن سے استنباط و استخراج کیے گئے شرعی احکام کی تعداد ۴۷۶۳ ہے جبکہ حوالہ جات کی تعداد ۳۵۲۹۴ ہے۔ ۳۴۷۲ صفحات پر مشتمل اس تفسیر میں آیات کے اختتام پر مروج رموزِ اوقاف کے بجائے ستارہ لگانے کی جدت طرازی کی گئی ہے۔ جبکہ پاورق کے ہر حوالہ سے پہلے بھی ستارہ لگایا گیا ہے۔ یوں ۳۵۷۰۷ ستاروں کی موجودگی کے باعث یہ تفسیر کہکشاں کا منظر پیش کرتی ہے۔ افسوس کہ ان ہزاروں حوالہ جات میں ایک اہم حوالہ دب کر رہ گیا ہے۔ وہ یہ کہ اس تفسیر میں

شامل تمام آیاتِ احکام کا اُردو ترجمہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ کی تصنیف ''کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن'' سے ماخوذ ہے۔ اس کا اعتراف نہ اس تفسیر کے مقدمہ میں نظر آیا ہے اور نہ کسی دوسری جگہ اس کا اشارہ ملتا ہے۔ تاہم ترجمہ کا اسلوب اور الفاظ کا انتخاب خود اپنے اصل مترجم کا حوالہ ہے جبکہ تقابل کرنے سے حقیقت حال مزید واضح ہو جاتی ہے۔ مذکورہ بالا ہزاروں حوالہ جات میں سے ہر حوالہ کتاب کے عنوان، مصنف کے نام (عموماً تاریخ وفات بھی)، ناشر، مقام اشاعت، جلد نمبر اور صفحہ نمبر کی جامعیت کے ساتھ دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ ہزاروں حوالہ جات زیادہ تر اُن پندرہ سولہ عربی تفاسیر کے ہیں جو ہر صفحہ پر مکمل تفصیل کے ساتھ پلٹ پلٹ پر آتی ہیں۔ اس تکلف نے کتاب کی ضخامت اور لاگت میں بہت اضافہ کر دیا ہے جس کا بوجھ بالآخر کتاب کے شائقین پر پڑتا ہے۔

فاضل مفسر مولانا محمد جلال الدین قادری نے آیات احکام کی اُردو زبان میں تفسیر مرتب کر کے علماء، اسلامی قانون کے طلبہ اور وکلاء کے لیے بڑی آسانی پیدا کر دی ہے۔ آج وہ ہم میں نہیں رہے لیکن قرآن حکیم کی یہ عظیم خدمت انہیں علمی دنیا میں زندہ رکھنے کے لیے کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی اس سعی مشکور کو اُن کے لیے باعث مغفرت بنائے۔

☆☆☆☆☆